بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

خطباتِ جمعہ

موضوع: زکات ادا نہ کرنے کا وبال

مرتب: مولانا محمد زاہد علی مرکزی
(کالپی شریف، جالون یو، پی)

پیش کش: روشن مستقبل دھلی

بسم اللہ الرحمن الرحیم الحمد للہ الذی انزل القران فی شہر رمضان و جعل صیامه فریضة علی کل مومن و مومنة من الانس و الجان والصلوة والسلام علی وجه تخلیق الانفس والامکنة وعلی اله واصحابه وازواجه فی کل احیان. اما بعد.

فاعوذ باللہ من الشیطن الرجیم. بسم اللہ الرحمن الرحیم..

وَ الَّذِیْنَ یَكْنِزُوْنَ الذَّهَبَ وَ الْفِضَّةَ وَ لَا یُنْفِقُوْنَهَا فِیْ سَبِیْلِ اللّٰهِ ۙ فَبَشِّرْهُمْ بِعَذَابٍ اَلِیْمٍ ﴿۳۴﴾

کچھ عرض و معروض سے پیشتر اپنی اور پوری کائنات کے آقا و مولی حضور اقدس سید عالم نور مجسم، فخر بنی آدم، رحمۃ للعالمین وجان عالمین محمد مصطفے ﷺ کی مقدس بارگاہ میں درود پاک کا نذرانہ پیش کریں۔

اللہم صل علی سیدنا ومولانا محمد و علی آلہ و اصحابہ و ازواجہ اجمعین برحمتک یاارحم الراحمین۔

زکات ہر صاحب نصاب مسلمان عاقل بالغ مرد و عورت پر فرض ہے اللہ رب العزت قرآن مقدس میں ارشاد فرماتا ہے: "و الذین ھم للزکوۃ فاعلون" کامیاب ہونے والے وہ لوگ ہیں جو زکات ادا کرتے ہیں۔

ایک جگہ اور اللہ تعالی ارشاد فرماتا ہے: "مَثَلُ الَّذِیْنَ یُنْفِقُوْنَ اَمْوَالَهُمْ فِیْ سَبِیْلِ اللّٰهِ كَمَثَلِ حَبَّةٍ اَنْۢبَتَتْ سَبْعَ سَنَابِلَ فِیْ كُلِّ سُنْۢبُلَةٍ مِّائَةُ حَبَّةٍ ؕ وَ اللّٰهُ یُضٰعِفُ لِمَنْ یَّشَآءُ ؕ وَ اللّٰهُ وَاسِعٌ عَلِیْمٌ ﴿۲۶۱﴾" جو لوگ اللہ تعالی کی راہ میں خرچ کرتے ہیں ان کی کہاوت اس دانہ کی طرح ہے جس سے سات بالیاں نکلیں اور ہر بال میں سودانے ہیں اور اللہ تعالی جسے چاہتا ہے اس سے زیادہ دیتا ہے اور اللہ وسعت والا علم والا ہے۔

اَلَّذِیْنَ یُنْفِقُوْنَ اَمْوَالَهُمْ فِیْ سَبِیْلِ اللّٰهِ ثُمَّ لَا یُتْبِعُوْنَ مَاۤ اَنْفَقُوْا مَنًّا وَّ لَاۤ اَذًى لَّهُمْ اَجْرُهُمْ عِنْدَ رَبِّهِمْ ۚ وَ لَا خَوْفٌ عَلَیْهِمْ وَ لَا هُمْ یَحْزَنُوْنَ ﴿۲۶۲﴾

جو لوگ اللہ کی راہ میں اپنے مال خرچ کرتے ہیں پھر اس کے پیچھے نہ کوئی احسان جتاتے ہیں اور نہ انھین کوئی رنج دیتے ہیں تو انکا اجر انکے رب کے پاس ہے نہ انھیں کوئی خوف ہے اور نہ کوئی غم۔

صاحب نصاب ہر وہ شخص ہے جس کے پاس ساڑھے باون تولہ چاندی یا ساڑھے سات تولہ سونا ہو یا ان میں سے کسی ایک کی قیمت یا مال تجارت رکھتا ہو۔

جس طرح نماز روزہ حج ہم پر فرض ہے اسی طریقے سے زکات بھی ہر صاحب نصاب مسلمان عاقل بالغ، مرد و عورت پر فرض ہے۔ زکات کی ادائیگی کتنی اہم ہے اس بات کا اندازہ اسی سے لگایا جا سکتا ہے کہ اللہ رب العزت نے قرآن مقدس میں بتیس (32)مقامات پر نماز کے ساتھ زکات کا ذکر فرمایا ہے۔ ایک جگہ اور ارشاد باری تعالیٰ ہے "**يمحق الله الربى ويربى الصدقات**" اللہ صدقات کو بڑھاتا ہے اور سود کو مٹاتا ہے۔ تو زکات سے مال بڑھتا ہے اور سود سے گھٹتا ہے لیکن بظاہر سود سے مال بڑھتا ہے اور زکات سے گھٹتا دکھائی دیتا ہے اور یہ احساس شیطان کی طرف سے ہوتا ہے جیساکہ اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے"اَلشَّیۡطٰنُ یَعِدُکُمُ الۡفَقۡرَ وَ یَاۡمُرُکُمۡ بِالۡفَحۡشَآءِ ۚ وَ اللّٰہُ یَعِدُکُمۡ مَّغۡفِرَۃً مِّنۡہُ وَ فَضۡلًا ؕ وَ اللّٰہُ وَاسِعٌ عَلِیۡمٌ ﴿۲۶۸﴾ شیطان تمہیں خوف دلاتا ہے محتاجی کا اور اللہ تمہیں پروانہ دیتا ہے بخشش کا اور فضل کا اور اللہ ہی وسعت والا علم والا ہے۔

زکات انکار کرنے والا کافر ہے اور نہ دینے والا یاتاخیر سے دینے والا گنہگار ہے۔ اور ادا کرنے والے کے لئے اللہ رب العزت کی طرف سے تمام بشارتیں ہیں، جنت کا وعدہ ہے جن کے نیچے نہریں جاری ہونگی، وہیں جو زکات ادا نہیں کرتے انکے لیے وعیدیں ہیں۔

زکات نہ ادا کرنے والے قرآن کی نظر میں

قرآن مقدس میں اللہ جل جلالہ نے زکات کی چوری کرنے والوں اور مال و دولت جمع کرنے والوں کے متعلق ارشاد فرمایا ہے: وَ الَّذِيْنَ يَكْنِزُوْنَ الذَّهَبَ وَ الْفِضَّةَ وَ لَا يُنْفِقُوْنَهَا فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ ۙ فَبَشِّرْهُمْ بِعَذَابٍ اَلِيْمٍ ﴿۳۴﴾ : سورۃ التوبۃ 34

اور وہ کہ جوڑ کر رکھتے ہیں سونا اور چاندی اور اسے اللہ کی راہ میں خرچ نہیں کرتے انہیں خوشخبری سناؤ دردناک عذاب کی۔

مزید عذاب کو اس طرح بیان کیا گیا ہے کہ جس کو سن کر دل دہل جاتے ہیں

يَّوْمَ يُحْمٰى عَلَيْهَا فِيْ نَارِ جَهَنَّمَ فَتُكْوٰى بِهَا جِبَاهُهُمْ وَ جُنُوْبُهُمْ وَ ظُهُوْرُهُمْ ؕ هٰذَا مَا كَنَزْتُمْ لِاَنْفُسِكُمْ فَذُوْقُوْا مَا كُنْتُمْ تَكْنِزُوْنَ ﴿۳۵﴾: سورۃ التوبۃ 35

جس دن تپایا جائے گا جہنم کی آگ میں پھر اس سے داغیں گے ان کی پیشانیاں اور کروٹیں اور پیٹھیں یہ ہے وہ جو تم نے اپنے لیے جوڑ کر رکھا تھا اب چکھو مزا اس جوڑنے کا۔

اب جو شخص اپنے اندر ایسا دردناک عذاب برداشت کرنے کی قوت رکھتا ہو وہ زکات نہ ادا کرے، ورنہ اے مسلمان بھائیو! اپنے مالوں کی زکات ادا کرو تاکہ اللہ کے عذاب سے محفوظ رہو۔

زکات نہ دینے کا وبال حدیث پاک میں

ایک اور حدیث میں ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جس کے پاس سونا چاندی ہو اور وہ شخص زکات ادا نہ کرے تو قیامت کے دن اس سونے اور چاندی کی تختیاں بنا کر جہنم کی آگ میں تپائیں گے۔ پھر ان سے اس شخص کی پیشانی، کروٹ اور پیٹھ داغیں گے۔ اور جب وہ ٹھنڈی ہوجائیں گی تو پھر دوبارہ یہی عمل کیا جائے گا قیامت کے دن اور قیامت کا دن پچاس ہزار برس کا ہے یونہی کرتے رہیں گے یہاں تک کہ تمام مخلوق کا حساب ہو چکے۔ (اخرجہ الشیخان عن ابی ہریرۃ رضی اللہ عنہ)

اللہ کے پیارے نبی سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم ارشاد فرماتے ہیں: " **ماخالطت الصدقة او مال الزکوٰۃ مالا الا افسدته** "زکاۃ کا مال جس مال میں ملا ہوگا گا اس مال کو تباہ کر دے گا۔(رواہ الطبرانی فی الاوسط عن ابی ہریرۃ)

ایک جگہ اور فرماتے ہیں: **من کان یؤمن باللہ و رسولہ فلیؤد زکوٰۃ مالہ** کہ جو اللہ تعالی اور اس کے رسول پر ایمان لاتا ہو اسے لازم ہے کہ اپنے مال کی زکات ادا کرے۔(رواہ البزار عن علقمہ)

ایک اور حدیث میں آقا صلی اللہ علیہ وسلم ارشاد فرماتے ہیں: "جو لوگ سونا چاندی جمع کرتے ہیں اور اسے خدا کی راہ میں خرچ نہیں کرتے انہیں بشارت دے دو دردناک عذاب کی جو لوگ سونا چاندی جمع کریں گے ان کی پشتیں، پیشانیاں، کروٹیں کو داغا جائے گا، جو سینا توڑ کر پشت کی طرف نکلے گا اور پشت کی طرف داغنے پر سینے کی جانب ہڈیاں توڑ کر وہ تختیاں باہر آجائیں گی۔ (رواہ مسلم)

اور اسکی کیفیت یہ ہوگی جیسا کہ حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ تعالی عنہ نے فرمایا: کہ کوئی روپیہ دوسرے روپیہ پر نہ رکھا جائے گا، نہ کوئی اشرفی دوسری اشرفی سے چھوئے گی بلکہ زکات نہ دینے والے کا جسم اتنا بڑھا دیا جائے گا کہ لاکھوں کروڑوں جوڑے ہوں تو ہر روپیہ الگ ڈاغ دیگا۔ (رواہ الطبرانی فی الکبیر)

اعلی حضرت عظیم البرکت مجدد دین و ملت فرماتے ہیں: " اے عزیز! کیا خدا اور سول کے فرمان کو یونہی ہنسی ٹھٹھا سمجھتا ہے یا پچاس ہزار برس کی مدت میں یہ جانکاہ مصیبتیں جھیلنی سہل جانتا ہے۔ ذرا یہیں کی آگ میں ایک آدھ روپیہ گرم کر کے بدن پر رکھ کر دیکھ، دیکھ پھر کہاں یہ خفیف سی گرمی اور کہاں وہ قہر کی آگ، کہاں یہ ایک ہی روپیہ کہاں وہ ساری عمر کا جوڑا ہوا مال، کہاں یہ ایک منٹ بھر کی دیر کہاں وہ ہزاروں برس کی آفت، کہاں یہ ہلکا سا چہکا کہاں وہ ہڈیاں توڑ کر پار ہونے والا غضب اللہ تعالی مسلمانوں کو ہدایت بخشے، آمین "۔

پیارے اسلامی بھائیو! اللہ کے واسطے اپنے مالوں کی زکات ادا کرو اس سے پہلے کہ آپ اپنا جمع کیا ہوا مال چھوڑ کر ملک عدم کی راہ لو اور ایسے دردناک عذاب میں مبتلا ہو۔

زکات کے فائدے دنیوی اخروی اتنے ہیں کہ جنہیں شمار نہیں کیا جاسکتا۔ اگر ہر مسلمان صحیح طریقے پر زکات نکالنے لگے تو مسلمانوں میں کبھی کوئی غریب نہیں ملے گا، اور ہماری وہ ماں بہنیں جو حالات زمانہ کا شکار ہوجاتی ہیں یا کسی وجہ سے ان کی شادی نہیں ہوتی، یا انکے شوہر نہیں رکھتے یا بیوہ ہوگئیں ہیں تو ان کے لیے یہ زکوٰۃ ہر ہر موڑ پر انکی پریشانیاں دور کرتی ہوئی نظر آتی ہے، کسی غریب کا علاج نہیں ہو پارہا تو زکوٰۃ اس کے علاج کے لیے معاون، کوئی غریب بے قصور جیل میں بند ہے اور کوئی سبیل اس کی رہائی کی نظر نہیں آتی تو اسکے لئے زکوٰۃ کام آنے والی ہے الغرض یہ زکوٰۃ مسلمانوں کی معاشی پریشانی کا ایسا حل ہے جو کسی اور مذہب میں نظر نہیں آتا۔ ہماری ماں بہنوں کو نوکری کے نام پر کام کرنے کی ضرورت نہیں پڑے گی اور وہ معاشرے میں پھیلے ہوئے گندے عناصر کی گندی نظروں سے بھی محفوظ ہو جائیں گی۔

آج ہم دیکھتے ہیں کہ ہر علاقہ میں مسلم عورتیں مسجدوں کے باہر مانگتی ہوئی نظر آتی ہیں، بھکاری ہاتھ پھیلائے کھڑے ہوئے نظر آتے ہیں اگر زکوٰۃ کی صحیح ادائیگی ہم اور آپ کردیں تو یہ مانگنے والے نظر نہ آئیں گے اور کوئی بھیک مانگنے والا مسلمان نظر نہ آئے گا اس لئے ہمیں چاہئے کہ زکات کے متعلق سنجیدہ ہوں اور زکوٰۃ نکالنا شروع کریں۔ رب العزت نے محض ڈھائی فیصد ہم زکات فرض کی ہے یعنی سو روپے میں صرف ڈھائی روپیہ، ایک لاکھ میں 25 سو روپے آپ کو زکات ادا کرنا ہے آج حکومت آپ کا گلا دبا کر 28 پرسینٹ تک(G. S. T.) جی ایس ٹی وصول کرتی ہے اور آپ بخوشی ادا کرتے ہیں جبکہ اللہ رب العزت نے محض ڈھائی فیصد زکوٰۃ رکھی ہے اور آپ ادا نہیں کرتے جبکہ اس سے فائدہ اپنے ان غریب، مسکین مسلمان بھائیوں، بہنوں کو پہنچا سکتے ہیں جن کا کوئی پرسان حال نہیں ہے۔ دنیاوی فائدہ تو آپ کا بھی ظاہر ہے اور انکا بھی مگر اللہ رب العزت اس کے بدلے میں ثواب بھی عطا فرماتا ہے اور آپ کے مال کو بڑھانے کا وعدہ بھی فرماتا ہے۔ جیسا کہ اللہ تعالی ارشاد فرماتا ہے: "مَثَلُ الَّذِیْنَ یُنْفِقُوْنَ اَمْوَالَھُمْ فِیْ سَبِیْلِ اللّٰهِ كَمَثَلِ حَبَّةٍ اَنْۢبَتَتْ سَبْعَ سَنَابِلَ فِیْ كُلِّ سُنْۢبُلَةٍ مِّائَةُ حَبَّةٍ ؕ وَ اللّٰهُ

يُضٰعِفُ لِمَنْ يَّشَآءُ ؕ وَاللّٰهُ وَاسِعٌ عَلِيْمٌ ﴿۲۶۱﴾" جو لوگ اللہ تعالی کی راہ میں خرچ کرتے ہیں ان کی کہاوت اس دانہ کی طرح ہے جس سے سات بالیاں نکلیں اور ہر بال میں سو دانے ہیں اور اللہ تعالی جسے چاہتا ہے اس سے زیادہ دیتا ہے اور اللہ وسعت والا علم والا ہے۔

اَلَّذِيْنَ يُنْفِقُوْنَ اَمْوَالَهُمْ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ ثُمَّ لَا يُتْبِعُوْنَ مَآ اَنْفَقُوْا مَنًّا وَّ لَآ اَذًى لَّهُمْ اَجْرُهُمْ عِنْدَ رَبِّهِمْ ۚ وَلَا خَوْفٌ عَلَيْهِمْ وَلَا هُمْ يَحْزَنُوْنَ ﴿۲۶۲﴾

جو لوگ اللہ کی راہ میں اپنے مال خرچ کرتے ہیں پھر اس کے پیچھے نہ کوئی احسان جتاتے ہیں اور نہ انھیں کوئی رنج دیتے ہیں تو انکا اجر انکے رب کے پاس ہے نہ انھیں کوئی خوف ہے اور نہ کوئی غم۔

زکات کی صحیح ادائیگی جہاں ہمیں اللہ و رسول کے احکام پر عمل کرنے والا بناتی ہے وہیں ہمارے مسلمان بھائیوں کو بہتر زندگی بھی فراہم کرتی ہے۔

تھوڑی تھوڑی کرکے بھی زکات ادا کی جاسکتی ہے

زکات کی ادائیگی میں یہ ضروری نہیں ہے کہ زکات یکمشت ادا کی جائے بلکہ آپ جس طرح سے ادا کرنا چاہیں کر سکتے ہیں مثال کے طور پر آپ کسی مدرسے سے جڑے ہوئے ہیں یا کسی غریب آدمی کو ہر مہینہ کچھ روپیہ دیتے ہیں تو جتنی آپ کی زکات بنتی ہے اس میں سے جو روپیہ آپ مدرسے یا کسی غریب کو ادا کرتے ہیں اتنے روپیے جو آپ نے خرچ کیے اس کو اپنی ڈائری میں نوٹ کرتے جائیں اور جب رمضان کا وقت آئے یا جس مہینہ میں آپ کی زکات کا وقت پورا ہو رہا ہو اس خرچ کو جو غریبوں پر یا مدرسے میں خرچ کیا ہے نکال کر بقیہ کی زکات ادا کردیں۔ مثلاً بیس ہزار روپے کی زکات آپ کی بن رہی ہے اور آپ ایک ہزار روپے ہر مہینے کے اعتبار سے نکالتے رہے مدرسہ کے لئے یا کسی مسکین کے لیے اب یہ بارہ ہزار روپے آپ کے ادا ہو جائیں گے اور آٹھ ہزار روپے جو باقی رہے وہ آپ کے ذمہ باقی ہیں انھیں ادا کردیں۔

یہ بھی کر سکتے ہیں کہ اگر آپ اپنے کسی غریب رشتے دار کو دینا چاہتے ہیں تو اس کے لئے اس کے گھر میں جا کر کے زکوٰۃ کا پیسہ دیدیں اور یہ نہ کہیں کہ ہم زکوٰۃ دے رہے ہیں تب بھی ادا ہو جائے گی نیز انھیں کپڑے، گھر کی ضروریات کا سامان دلاکر مالک کردیں اس طرح بھی آپ کی زکات ادا ہو جائے گی اس لیے ہمیں اس میں کوتاہی نہیں کرنا چاہیے جو اللہ رب العزت نے ان کا حق مقرر فرمایا ہے وہ انہیں دینا چاہیے۔

مفلس کو تکلیف نہ دیں

لیکن اس کے ساتھ یہ خیال بھی رکھیں کہ کسی کو زکات، صدقہ، امداد دے کر اس کے بدلے میں اس پر نہ احسان جتائیں نہ تکلیف دیں اور نہ یہ کہ وہ آپ کا کام کرے اگر ایسا کیا تو سارا کا سارا عمل تباہ ہوجائے گا. کیونکہ رب تعالیٰ فرماتا ہے

قَوْلٌ مَّعْرُوْفٌ وَّ مَغْفِرَةٌ خَيْرٌ مِّنْ صَدَقَةٍ يَّتْبَعُهَآ اَذًى ؕ وَاللّٰهُ غَنِيٌّ حَلِيْمٌ ﴿۲۶۳﴾ اچھی بات کہنا اور درگزر کرنا اس صدقہ سے بہتر ہے جس کے بعد تکلیف دینا ہو اور اللہ غنی حلم والا ہے ۔

اپنے صدقات کو برباد نہ کریں

اور اگر آپ ایسا کرتے ہیں تو رب العزت کا یہ فرمان بھی ملحوظ خاطر رہے

"يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَا تُبْطِلُوْا صَدَقٰتِكُمْ بِالْمَنِّ وَ الْاَذٰى كَالَّذِيْ يُنْفِقُ مَالَهٗ رِئَآءَ النَّاسِ وَ لَا يُؤْمِنُ بِاللّٰهِ وَ الْيَوْمِ الْاٰخِرِ ؕ فَمَثَلُهٗ كَمَثَلِ صَفْوَانٍ عَلَيْهِ تُرَابٌ فَاَصَابَهٗ وَابِلٌ فَتَرَكَهٗ صَلْدًا ؕ ﴿۲۶۴﴾ اے ایمان والو! اپنے صدقات کو احسان جتاکر یا تکلیف دے کر برباد مت کرو اگر ایسا کیا تو اس کی مثال ایسی ہے جیسے ایک صاف شفاف چٹان پر کچھ دھول جم گئی اور پھر زور کی بارش ہوئی تو اس نے اس چٹان کو صاف کردیا۔

کسی کو زکات دینے کے بعد یہ کہنا کہ ذرا بازار سے فلاں چیز لے آؤ یا ہمارا فلاں سامان وہاں سے اٹھا کر گھر لے آؤ اس طرح کے کام کروانا اور اس کا مجبوری میں آپ کے احسان کے نیچے دبے ہونے کے باعث کام کرنا تو یہ سمجھ لیجیے کہ آپ کی زکات بھی گئی اور ثواب بھی چلا جائے گا تو ظاہر بھی گیا اور باطن بھی گیا اس لئے ہم سب کو چاہیے کہ زکات، صدقات ادا کرنے کے بعد کبھی کسی پر بھی احسان نہ جتائیں۔

آج کل عید منانے کا ایک نیا فیشن چلا ہے

ہمارا نوجوان عید کے دن اللہ رب العزت کی عبادت و ریاضت کرنے کے بجائے,مسلموں کی دلجوئی کے بجائے ٹاکیز اور سنیما گھروں میں میں نظر آتا ہے, رمضان کے مہینے میں روزہ کی حالت میں رہتے ہوئے وہ عید پر پر ریلیز ہونے والی مووی کی کی ٹکٹ خریدتا ہے۔واہ رے روزہ اور واہ رے روزہ دار۔

کیا روزہ اسی کا نام ہے؟ روزے کی حالت میں آگے کیے جانے والے گناہوں کی پلاننگ کی جائے؟ اور ان کو عملی جامہ پہنانے کے لئے لیے ان گناہوں کے ٹکٹ خریدے جائیں؟. اللہ خیر فرمائے آئے.

عید کا دن تو عبادتوں کا دن ہے. اللہ تبارک تعالی نے نے ماہ رمضان کو سلامتی کے ساتھ گزارا اور اس میں عبادت و ریاضت کا موقع دیا پھر اس کے بعد وہ خوشی کا دن عطا فرمایا یا۔

تو اس خوشی کے دن کو گزارنے کا طریقہ تو یہ ہوتا ہے کہ بندہ اپنے رب کی بارگاہ میں سربسجود ہو کر اس کی نعمتوں کا شکریہ ادا کرتا, اس کے انعام کا شکر بجا لاتا, اس کی عبادت و بندگی میں اپنے سروں کو جھکا دیتا۔

مگر نہیں نہیں یہ بندہ تو لہو و لعب کا سامان کر رہا ہے, یہ بندہ تو ماہ رمضان کے روزوں کی پامالی کررہا ہے, یہ بندہ تو ماہ رمضان میں کئے ہوئے اچھے اور نیک اعمال کا مذاق اڑا رہا ہے, یہ بندہ تو روزہ رکھتے ہوئے

سنیما گھروں میں جاکر کے ٹکٹ خریدنے کی تیاریاں کر رہا ہے, یہ بندہ عید کے دن اپنی گرل فرینڈ کو لے کر کر گھومنے کی تیاریاں کرکے کے گناہوں کا سامان اکٹھا کر رہا ہے۔

کیااسی کے لیے عید کا دن عطا کیا گیا ہے ؟ کیا اسی کے لیے رمضان میں روزہ رکھے تھے؟ کیا اسی کے لئے لیے برائیوں سے روکتے تھے؟ کیا اسی کے لئے اپنی اپنی جبین بارگاہ مالک و مولی میں جولائی تھی؟

میرے پیارے پیارے بھائیو! عید کے دن کو لہو و لعب میں نہ گزار کر کے, خرافات میں نہ گزار کر کے, بد اعمالیوں میں نہ گزار کر کے, فلمیں دیکھنے میں نہ گزار کر کے, اللہ کی بارگاہ میں سربسجود ہو کر, اللہ کے بندوں کی دلجوئی کرتے ہوئے, اللہ کے بندوں کو خوش کرتے ہوئے ان کی مہمان نوازی کرتے ہوئے اپنے گھروں پر گزاریئے۔